شیشے کی بڑی بڑی اینٹیں تو گویا کام میں لائی ہی جاتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ دیوار پر چڑھانے کے لئے بھی شیشے کے پتر کام میں لائے جائیں۔ چنانچہ جدید ترین مکان جو بنائے جارہے ہیں ان میں ایک دیوار شیشے کی بھی رہتی ہے۔

خمدار شیشہ بھی ایسا ہے کہ موٹروں، ہوائی جہازوں، ریل گاڑیوں اور ہمارے گھروں کے نقشے ہی بدل دے گا۔ چنانچہ مضبوط خمدار شیشوں کی ڈھلائی بھی شروع ہوچکی ہے۔ موٹروں کی چھتیں اب شیشے کی بننے لگی ہیں۔ پلاسٹک کے ساتھ شیشے کا استعمال اپنے اندر بہت امکانات رکھتا ہے۔

شیشہ آگ، نمی اور شکست و ریخت کے اثرات کو قبول نہیں کرتا۔ اس میں جمالیاتی پہلو بھی ہیں چنانچہ ایک گرجا کے پادری نے گرجا کے شاہ بلوط کے کواڑ نکلوا کر شیشے کے کواڑ لگوا دئے۔

ان باتوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دن شاید ہمارے گھر شیشے کے بن جائیں گے جن کو سورج کی شعاعیں گرم کریں گی۔ اور ہم شیشے کی میز کرسیوں پر بیٹھیں گے۔ پس اس عہد زجاجی کو محسوس کرنے کے لئے شیشے کی کسی عینک کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

سائنس کانگریس کا اجلاس

کل ہند سائنس کانگریس کا ۴۹ واں اجلاس اوائل جنوری میں کلکتہ میں منعقد ہوا۔ تقریباً ۰۰ ۲۸ مندوبین نے شرکت کی۔ بیرون ملک سے بھی متعدد سائنس داں بہ حیثیت ناظر شریک ہوئے

کارروائی کا آغاز وید کی خواندگی سے ہوا۔ اور میقات کا افتتاح مغربی بنگال کے وزیر اعظم بی سی رائے نے کیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے خصوصی دعوت پر اجلاس میں شرکت کی۔ یہ اجلاس پریسیڈنسی کالج کلکتہ میں منعقد ہوا۔ پنڈت نہرو نے فرمایا کہ اجلاس میں وہ اس لئے شریک ہوئے کہ معلوم کریں کہ سائنس نے کیا ترقی کی ہے اور اس کا مستقبل کیا ہے؟

انہوں نے یہ وعدہ بھی فرمایا کہ ہندوستان کے عوام اور ہندوستان کی حکومت دونوں سائنس کی اشاعت اور اسے مقبول بنانے میں مدد دیں گے۔

پنڈت نہرو نے سائنس دانوں سے دریافت کیا کہ آیا سائنس کی ترقی ایسی صنعتی اور نئی تہذیب